بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرحوم کی نمازوں کا فدیہ اس کی بیوہ کو دینا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کچھ عرصہ قبل میرے بھائی کا انتقال ہوا ہے، ہم بہن بھائی مل کر اپنے بھائی کی نمازوں کا فدیہ ادا کرنا چاہتے ہیں، رہنمائی فرمائیں کہ کیا یہ فدیہ بھائی کی بیوہ کو دے سکتے ہیں؟

نوٹ: بیوہ کی عدت مکمل ہو چکی ہے، اور وہ مستحق زکوۃ بھی ہے۔

جواب

پوچھی گئی صورت میں آپ کا اپنے بھائی کی نمازوں کا فدیہ اُن کی مستحقِ زکوۃ بیوہ کو دینا شرعاً جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ فدیہ کے مصارف (استعمال کرنے کے مواقع) وہی ہیں، جو زکوۃ کے ہیں، لہٰذا جن لوگوں کو زکوۃ دینا جائز ہے، انہیں فدیہ دینا بھی جائز ہے، چونکہ شوہر اپنی مطلقہ بیوی کو عدت گزرنے کے بعد زکوۃ دے سکتا ہے، کیونکہ عدت ختم ہونے کے بعد زوجیت (میاں بیوی والا رشتہ) باقی نہیں رہتی، اور زوجیت ہی زکوٰۃ دینے سے مانع ہے، پس جب عدت مکمل ہونے کے بعد یہ مانع زائل ہو گیا، تو ممانعت بھی باقی نہ رہی، لہٰذا آپ بھی اپنے بھائی کی نمازوں کا فدیہ اُن کی بیوہ کو دے سکتے ہیں۔

صدقات واجبہ کے وہی مصارف ہیں جو زکوۃ کے ہیں، چنانچہ علامہ ابن عابدین شامی دمشقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "مصرف الزكاة والعشر۔۔۔۔ وهو مصرف أيضا لصدقة الفطر والكفارة والنذر وغير ذلك من الصدقات الواجبة" ترجمہ: زکوۃ اور عشر کے مصارف ہی صدقہ فطر، کفارہ، منت اور اس کے علاوہ صدقات واجبہ کے مصارف ہیں۔ (ردالمحتار مع درمختار، جلد3، صفحہ333، مطبوعہ: کوئٹہ)

فدیہ کے مصارف کے متعلق امامِ اہلِ سُنَّت، امام اَحمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "مصرف اس کا مثل مصرفِ صدقہ فطر و کفارہ یمین و سائر کفارات و صدقات واجبہ ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد10، صفحہ528، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

جب تک بیوی نکاح میں ہے، اس کو زکوۃ نہیں دے سکتے، چنانچہ شارِحِ بخاری، علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 855ھ/1451ء) لکھتے ہیں: "ولا يدفع المزكي زكاته إلى امرأته۔۔۔۔ سواء كانت امرأته في عدة رجعي أو بائن بواحدة أو بثلاث" ترجمہ: زکوۃ دینے والا اپنی زکوۃ بیوی کو نہیں دے سکتا برابر ہے کہ اس کی بیوی طلاق رجعی یا بائن یا ایک یا تین طلاقوں کی عدت میں ہو۔ (البنایۃ شرح الھدایۃ، جلد3، صفحہ467، مطبوعہ: بیروت)

عدت گزرنے کے بعد بیوی کو زکوۃ دی جاسکتی ہے، چنانچہ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں : "عورت شوہر کو اور شوہر عورت کو زکاۃ نہیں دے سکتا، اگرچہ طلاق بائن بلکہ تین طلاقیں دے چکا ہو، جب تک عدّت میں ہے اور **عدت پوری ہوگئی تو اب دے سکتا ہے۔**" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 5، صفحہ 928، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ممانعت کا سبب زائل ہوجانے کے بعد حکم کے مباح ہوجانے کے متعلق درر الحکام فی شرح مجلۃ الاحکام میں ہے "اذا زال المانع عاد الممنوع يعني إذا كان شيء جائزا ومشروعا ثم امتنع حكم مشروعيته بمانع عارض فإذا زال ذلك المانع يعود حكم مشروعيته" ترجمہ : جب رکاوٹ ختم ہوجائے تو ممنوع چیز واپس آجاتی ہے، یعنی اگر کوئی چیز جائز اور مشروع ہو، پھر کسی عارضی رکاوٹ کی وجہ سے اس کی مشروعیت کا حکم ممنوع ہوجائے، تو جب وہ رکاوٹ ختم ہوجائے گی تو اس کی مشروعیت کا حکم واپس آجائے گا۔ (درر الحکام فی شرح مجلۃ الاحکام، جلد 1، صفحہ 39، دار الجیل، بیروت)

عدت گزرنے کے بعد شوہر کی نمازوں کا فدیہ اس کی بیوہ کو دینا جائز ہے، کہ اب زوجیت باقی نہ رہی، چنانچہ امامِ اہلِ سُنَّت، امام اَحمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں : "واجبہ زوجین کو بھی نہیں دے سکتے۔ اقول فدیہ نماز و روزہ جب بعد مرگ دیا جائے تو مقتضائے نظر فقہی یہ ہے کہ زوجہ کا فدیہ شوہر فقیر کو فوراً اور شوہر کا زوجہ فقیرہ کو بعد عدت گزرنے کے دینا جائز ہو کہ اب زوجیت نہ رہی اور شوہر زوجہ کے مرتے ہی اجنبی ہوجاتا ہے ولہذا اسے مَس جائز نہیں۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد 10، صفحہ 529، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا محمد علی عطاری مدنی

فتوی نمبر : WAT-5509

تاریخ اجراء : 28 ربیع الآخر 1448ھ / 10 اکتوبر 2026ء